اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
Digitized by Khilafat Library Rabwah
روزنامہ الفضل لاہور
یوم یکشنبہ (اتوار)
شرح چندہ: سالانہ ۱۲ روپے، ششماہی ۷، سہ ماہی ۴، ماہوار ۲ — فی پرچہ ۱ آنہ
۱۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۹ھ
جلد ۳۸/۴ | ۸ صلح ۱۳۲۹ہش | ۸ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ جنوری ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل سے کھانسی بخار اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں ۔ نیز سیدہ ام ناصر سلمہا اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی ناساز ہے ۔ احباب انہیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں ۔

ربوہ ۷ جنوری ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بدستور کھانسی بخار اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں ۔ نیز سیدہ ام ناصر سلمہا اللہ کی طبیعت بھی تاحال ناساز ہے ۔ احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں ۔

لاہور ۷ جنوری ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے بحال رہی مگر ابھی تک ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے ۔ احباب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں فرمائیں ۔

پاکستان میں صنعتوں پر سرمایہ لگانے کیلئے ۴۹ بیرونی ملکوں نے درخواستیں بھیجیں

کراچی ۷ جنوری ۔ آج پاکستان پارلیمان میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پاکستان کے وزیر خزانہ آنریبل ملک غلام محمد نے بتایا کہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۹ء تک پاکستان میں صنعتوں پر سرمایہ لگانے کے لئے بیرونی ممالک سے ۴۹ درخواستیں آئی تھیں ۔ جن میں سے ۳۴ درخواستیں منظور کر لی گئیں ہیں ۔ اور پانچ ابھی زیر غور ہیں ۔۔۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پاکستان کے وزیر تعلیم آنریبل مسٹر فضل الرحمٰن نے بتایا کہ پاکستان میں تجارتی تعلیم کو باقاعدہ طور پر رائج کرنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ماہرین تعلیم کی ایک کمیٹی بٹھا دی گئی ہے ۔۔۔ آج پارلیمنٹ نے ۱۹۱۲ء کے زرعتی قانون میں بھی ایک ترمیمی بل پاس کیا ۔

سرحد میں یونیورسٹی پشاور ۷ جنوری ۔ سرحد مجلس قانون ساز نے آج صوبہ سرحد میں یونیورسٹی کے قیام کا معاملہ سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے کمیٹی آئندہ مہینے کے وسط میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی ۔ یاد رہے یہ یونیورسٹی صوبہ سرحد قبائلی علاقوں اور صوبہ سرحد سے ملحقہ ریاستوں کے لئے ہوگی ۔ اس یونیورسٹی میں نہ صرف سارے پاکستان ہی کے طلبہ کو داخلے کی مراعات دی جائیں گی ۔ بلکہ بیرونی ممالک طلبہ کو بھی مراعات دی جائیں گی ۔

ایشیا میں اشتراکی سامراجیت پر زور دیا جائے گا

کولمبو ۷ جنوری ۔ کولمبو کانفرنس میں شرکت کے لئے وفود آنے شروع ہو گئے ہیں ۔ اس اجتماع میں باہمی ... سیاسی تعلقات تجارتی اور مالیاتی معاملات پر گفتگو ہوگی ۔ یہ بات اب بالکل واضح ہے کہ دولت مشترکہ کے وہ ملک جن پر اشتراکیت کا سایہ بڑھ رہا ہے ۔ ان کی قسمتوں کا زیادہ انحصار مذاکرات کولمبو کے نتائج پر ہے ۔ لہٰذا گفتگو میں زیادہ زور ایشیا میں بڑھتے ہوئے اشتراکی سامراجیت کے رجحان پر زور دیا جائے گا ۔ غیر رسمی طور پر اب تک جو اظہار ایشیا کے مدبرین کی طرف سے کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریک ہونے والی اقوام کے نسلی ۔ اعتقادی اور سیاسی نظریات کے اختلاف کے باوجود ایک متحدہ حکمت کی تربیت ۔ آزاد جمہوری نظام کے بنیادی استحکام اور عملی صلاحیتوں کا ہمت افزا ثبوت ہوگا ۔ (اسٹار)

ویانا ۷ جنوری ۔ سنہ ۱۹۴۹ء میں پچاس ہزار سے زائد افراد آہنی پردہ کے ملک سے بھاگ کر آسٹریلیا چلے گئے ۔ ان میں سترہ ہزار پانچ پناہ گزین ۔ پندرہ ہزار یوگوسلاوی اور ۸ ہزار چیک ہیں ۔ (اسٹار)

یہ تجویزیں ہمیں منظور نہیں

کراچی ۷ جنوری ۔ لیک سکسس سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق معلوم ہوا ہے کہ مسئلہ کشمیر کو سلجھانے کے لئے جنرل میکناٹن کی تجاویز پر ہندوستان نے جو جو ترامیم پیش کی تھیں پاکستانی وفد نے انہیں ماننے سے انکار کر دیا ہے ۔ اور اصل تجاویز پر اپنی طرف سے بھی بعض تجاویز پیش ۲۲

لنڈن ۷ جنوری ہسپانیہ میں بڑھتی ہوئی صنعتی بے چینی سے جنرل فرینکو متردد ہیں گرچہ ہڑتالیں غیر قانونی ہیں ۔ لیکن بگڑتے ہوئے اقتصادی حالات کی وجہ سے حال میں متعدد ہڑتالیں ہو گئیں ۔ جن میں آخری لاری ڈرائیوروں کی ہڑتال تھی ۔

کراچی ۷ جنوری ۔ پاکستان پارلیمنٹ نے آج کانوں میں کام کرنے والی عورتوں کے لئے زچگی کی رخصت

مشیر بحالیات کا مستحسن اقدام

لاہور ۷ جنوری ۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کے مشیر تعلیمات و بحالیات آنریبل مسٹر نسیم حسن کل ایک شکایت پہنچنے پر لاہور سے ۱۸ میل دور ملی پور نامی قصبے میں تحقیقات کے لئے گئے ۔ شکایت یہ تھی کہ محکمہ بحالیات کے افسروں نے شکایت کنندہ کو جو پچاس سال گزشتہ غیر مسلم کی زمین کاشت کرتا چلا آ رہا تھا بالجبر بے دخل کر دیا ہے ۔ جائے وقوعہ پر تحقیقات سے مشیر موصوف کو معلوم ہوا کہ مذکورہ اراضی جو مہاجرین کو الاٹ کی گئی تھی ۔ اس کی کاشت وہ خود نہیں کر رہے ۔ بلکہ اسے بعض مقامی اشخاص کو کاشت کے لئے دے دیا ہے ۔ مشیر موصوف کو معلوم ہوا کہ واقعی مقامی مزارعین کو تنگ کیا جا رہا ہے ۔ حتیٰ کہ کنواں تک استعمال کرنے نہیں دیا جاتا ۔

مشیر موصوف کی ذاتی مداخلت سے بے دخل شدہ مزارعین و مہاجرین اور نئے مقامی مزارعین کے درمیان زمین کی مناسب تقسیم کی گئی ہے ۔ باقی تحقیقات مشیر موصوف لاہور میں کریں گے ۔

ہزایکسی لینسی کا عزم کراچی

لاہور ۷ جنوری ۔ مغربی پنجاب کے گورنر ہزایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر ۱۲ جنوری کی صبح کو لاہور سے بذریعہ طیارہ کراچی تشریف لے جائیں گے ۔ اور اس سے اگلے دن مجلس دستور ساز کی فیڈرل اور پراونشل کانسٹی ٹیوشن کمیٹی کی صدارت کریں گے ۔ واپسی ۱۸ ماہ رواں تک ہوگی

۲۲ کی ہیں ۔ تاحال یہ معلوم نہیں کہ بحث دوبارہ کب ہوگی ۔ تاہم دونوں ملکوں کے وفد وہیں ہیں کہ جب بھی وقت پڑے ۔ جنرل میکناٹن ان سے بات چیت کر سکیں ۔

مختصرات

بیت المقدس ۷ جنوری عرب حکام نے بعض مذہبی قسم کے غیر ملکی قونصل اور عرب عیسائیوں کو جو یہودی حلقہ میں رہتے ہیں ۔ کرسمس سے متعلقہ بعض مذہبی رسوم کی ادائیگی کے لئے عرب حلقے میں آنے کی اجازت دے دی ہے ۔ (اسٹار)

لاہور ۷ جنوری ۔ ہزایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر نے آج تحصیل چونیاں کے دو دیہات کی آبادکاری کے کام کا معائنہ کیا ۔

لاہور ۷ جنوری ہزایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر نے آج محکمہ مال کے دو افسروں کی رشوت ستانی اور دیگر بد اعتدالیوں کی شکایات سننے پر ان کے تبادلہ اور ان کے خلاف سرکاری طور پر تحقیقات کا حکم دیا ۔

لاہور ۷ جنوری حکومت پاکستان نے ۱۵ جنوری ۱۹۵۰ء کے بعد ہندوستانی ڈیبراتن کی سنٹرل ایکسائز ریونیو ٹکٹوں کو جن پر جاری کنندہ حکام کے عکسی دستخط یا دیگر حفاظتی نشانات نہ ہوں گے ۔ ناجائز قرار دے دیا ہے ۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا
ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

بیمار درویشوں کے لئے دعا کی تحریک

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ جیسا کہ اکثر ہوتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے بعد کچھ تو کوفت اور گرد وغیرہ کی وجہ سے اور کچھ سردی کی شدت کی وجہ سے کئی دوست بیمار ہو گئے ہیں چنانچہ اس وقت ذیل کے دوست قادیان میں صاحب فراش ہیں:۔

(۱) مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل امیر جماعت قادیان (۲) بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی (۳) عطاء اللہ صاحب سندھی حلقہ مسجد اقصےٰ (۴) بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار حلقہ مسجد مبارک (۵) مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب حلقہ مسجد مبارک (۶) امیر الدین صاحب حلقہ ناصر آباد (۷) بابا جلال الدین صاحب حلقہ مسجد مبارک (۸) بابا محمد احمد صاحب حلقہ مسجد مبارک (۸) ڈاکٹر عطر الدین صاحب حلقہ مسجد مبارک (۱۰) محمد شریف صاحب حلقہ مسجد اقصےٰ (۱۱) بابا جان محمد صاحب حلقہ مسجد اقصےٰ۔

احباب ان سب درویشوں کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ اسی طرح ان دوستوں کی صحت یابی کے لئے بھی دعا فرمائیں جو اس وقت ربوہ میں صاحب فراش ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۵۰/۱/۷

سیالکوٹ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

احرار کانفرنس سیالکوٹ میں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور بزرگان سلسلہ پر سرتاپا غلط اور ناپاک اعتراضات کئے گئے۔ ان کے جوابات دینے کے لئے جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ ایک عظیم الشان جلسہ ۱۵ جنوری ۱۹۵۰ء بروز اتوار کر رہی ہے۔ اس جلسہ میں مندرجہ ذیل علماء کرام شرکت فرمائیں گے اور اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے۔

(۱) مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن (۲) مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر (۳) مولانا عبدالمالک صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ (۴) ملک عبدالرحمن صاحب خادم امیر جماعت احمدیہ گجرات

اضلاع سیالکوٹ۔ گجرات۔ گوجرانوالہ اور لاہور کے احمدی دوستوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔ باہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام احمدیہ گرلز سکول میں ہوگا۔ جلسہ کی کارروائی ½ ۱۰ بجے صبح شروع ہوگی۔ کھانا کارروائی شروع ہونے سے پہلے کھلایا جائے گا۔

خاکسار نذیر احمد باجوہ جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

وعدے جلد بھجوائے جائیں

تحریک جدید کے وعدوں کی ابھی تک بہت کم فہرستیں موصول ہوئی ہیں۔ اب جبکہ دوست جلسہ سالانہ کے بعد اپنی اپنی جگہ پہنچ چکے ہیں۔ عہدہ دار احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وعدوں کی فہرستیں جلد سے جلد مرتب فرما کر ارسال فرمائیں۔ احباب حضور کے اس ارشاد کو خصوصیت سے مدنظر رکھیں کہ دفتر دوم کی آمد کا کم از کم پانچ لاکھ تک پہنچنا تبلیغی کاموں کو احسن طور پر چلانے کے لئے نہایت ضروری ہے اور اس کیلئے حضور نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جماعت کے ہر نوجوان کو جو اب برسر روزگار ہو چکا ہے۔ تحریک جدید دفتر دوم میں شامل کیا جائے

(نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ حسب ذیل امور کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

(۱) بجٹ خدام الاحمدیہ۔ جملہ خدام سے ان کی آمد پر ایک پائی فی روپیہ کے حساب سے ماہانہ چندہ وصول کرنا ضروری ہے۔ قائدین ہر خادم کا شرح کے مطابق بجٹ تیار کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ یہ بجٹ بہت جلد دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانا ضروری ہے۔ اور پھر اس کے مطابق چندہ ماہانہ وصول کر کے دفتر مرکزیہ میں بھجوائیں۔

(۲) چندہ سالانہ اجتماع۔ اکثر مجالس کی طرف سے چندہ سالانہ اجتماع پوری مقدار میں وصول نہیں کیا گیا۔ اسی وجہ سے اجتماع کے اخراجات کے بل ابھی تک واجب الادا ہیں۔ قائدین جلد از جلد بقیہ چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔

(۳) سالانہ انتخاب عہدہ داران کے متعلق مجالس کو فرداً فرداً اطلاع دی جا چکی ہے۔ اور انتخابات کے لئے ۷ سے ۱۴ دسمبر تک کی تاریخیں مقرر ہیں۔ قائدین ان تاریخوں میں قواعد کے مطابق انتخابات کرا کر مرکز میں بھجوائیں۔

(۴) مجالس کی طرف سے کام کی رپورٹ نہیں آرہی۔ یہ بڑی افسوسناک بات ہے جملہ مجالس کو بروقت رپورٹ مکمل مفصل اور معین بھجوانی چاہیئے۔ تا مرکز ان کی مساعی سے آگاہ رہے۔

(۵) آئندہ امتحان۔ مجلس کے زیر انتظام آئندہ امتحان ۸ جنوری ۱۹۵۰ء کو ہوگا۔ جس کے لئے دعوۃ الامیر کے پہلے ۹۸ صفحات اور پارہ اول کے پہلے آٹھ رکوع باترجمہ نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ اور اس کی اطلاع مجالس کو دی جا چکی ہے۔ یہ امتحانات نہایت ضروری اور مفید ہیں۔ قائدین زیادہ خدام کو ایسے امتحانات میں شامل کریں۔ امید[illegible] کی فہرستیں جلد تر آنی چاہئیں۔ کتاب دعوۃ الامیر نظارت تالیف و تصنیف ربوہ سے مل سکتی ہے

(۶) نئی مجالس کا قیام۔ جن مقامات پر ابھی تک باقاعدہ طور پر مجالس قائم نہیں ہوئیں۔ قریب کی مجالس کے قائدین کا فرض ہے۔ کہ وہاں جا کر اور نوجوانوں کو جمع کر کے مجالس قائم کریں۔ اور مرکز میں اطلاع دیں۔ جس جگہ بھی احمدی ہیں۔ وہاں مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام ضروری ہے۔

(۷) تحریک جدید دفتر دوم:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید دفتر دوم کے چھٹے سال کا اعلان فرماتے ہوئے بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ ارشاد فرمایا ہے کہ جملہ مجالس اور جملہ خدام اپنے ہاں کوشش کریں۔ اور ہر خادم کے پاس جا کر اس سے وعدہ لکھوائیں۔ کوئی نوجوان ایسا نہ رہے۔ جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو۔ پس اس کے مطابق جملہ مجالس اور جہاں مجالس قائم نہیں۔ وہاں کے نوجوان خود اس طرف توجہ کریں۔ اور دفتر دوم تحریک جدید کو پورے طور پر کامیاب بنائیں۔ اس بارہ میں لٹریچر دفتر وکالت مال تحریک جدید ربوہ کی طرف سے بھجوایا جا رہا ہے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

مجھ سے خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ میں الفضل کے متعلق بھی تحریک کروں۔ کہ احباب اس کی اشاعت کو بڑھانے کی طرف توجہ دیں۔ پچھلے سال میں نے احباب کو ایجنسیاں قائم کرنے کے لئے کہا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس تحریک کی وجہ سے اب دگنی ہو گئی ہے مگر میرے نزدیک یہ بھی کم ہے۔ جہاں جہاں شہروں میں جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ دوستوں کو وہاں ایجنسیاں قائم کرنی چاہئیں۔ اور الفضل کی اشاعت کو بڑھانے میں مدد کرنی چاہیئے اس دفعہ ہندوستان کی جماعتوں کے لئے ایک ہفتہ وار اخبار الرحمۃ نامی جاری کیا گیا ہے۔ آپ لوگوں میں سے جن احباب کے ہندوستان میں دوست ہوں وہ انہیں الرحمۃ کا خریدار بنائیں تاکہ ادھر کے لوگ جلد منظم ہو سکیں۔

روزنامہ الفضل لاہور
۸ جنوری ۱۹۵۱ء

زندہ کون ہے؟

درنجف اثنا عشری شیعوں کے ہفت روزہ اخبار نے بھی کچھ دنوں سے احمدیت کے خلاف مہم جاری کر رکھی ہے۔ ہم نے جہاں تک ہو سکا ہے۔ اس کے اعتراضات کے جوابات باحسن طریق دیئے ہیں۔ آگے سمجھنا یا نہ سمجھنا تو حسب توفیق ہی ہو سکتا ہے۔ البتہ ہمیں خوشی ہے۔ کہ درنجف گو قولاً تبادلہ خیالات کے غلط طریق کی حمایت کرتا رہا ہے۔ لیکن عملاً کسی قدر اب اس نے اصلاح کر لی ہے۔ اور اگر وہ یونہی ترقی کرتا رہا تو ہمیں یقین ہے کہ مذہبی مباحث کے متعلق وہ ملک میں ایک خوشگوار معیار قائم کرنے میں ممدو معاون ثابت ہو گا۔ مذہب ایک سنجیدہ چیز ہے اور ہمیں اس کے متعلق نہایت سنجیدگی سے گفتگو کرنا چاہیئے۔ پھر مذہب کسی کی ذاتی ملکیت بھی نہیں۔ یہ تو اپنی اپنی سمجھ کی بات ہے۔ زبردستی سے دوسروں پر نہیں ٹھونسی جا سکتی ہاں بطریق احسن تبادلہ خیالات سے دوسروں پر اپنے اعتقادات کی صداقت ظاہر کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر انسانی زندگی کی ترقی رک جاتی ہے۔ اور صداقت چھپی رہتی ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ کوئی ہماری بات سمجھتا ہے یا نہیں یہ خدا تعالےٰ پر چھوڑ دینا چاہیئے جب خدا کسی کا دل و دماغ کسی سچائی کے قبول کرنے کے لئے کھول دیتا ہے۔ تو پھر کوئی بڑی سے بڑی حکومت اپنی پوری فوجی طاقت کے ساتھ بھی اس کو قبول کرنے سے نہیں روک سکتی۔ شیعہ سنی کے تفرقات کو ہی لے لیجئے۔ تیرہ سو سال سے بھی زیادہ عرصہ سے یہ چلے آتے ہیں۔ قرآن کریم کی آیات دونوں طرف سے پیش کی جاتی ہیں۔ احادیث ثبوت میں لائی جاتی ہیں۔ مگر ابھی تک ایک طرف کروڑوں ایسے انسان ہیں جو یہ ماننے کو تیار نہیں کہ حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہم خلیفہ برحق تھے۔ دوسری طرف کروڑوں کروڑ حضرت علی کو بلا فصل خلیفہ نہیں مانتے۔ اسی طرح اگر درنجف کے مدیر محترم چند سالوں کے غور و فکر سے یہ نہیں سمجھ سکیں گے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق جو فیصلہ ہوا وہ احمدیت کے حق میں ہوا۔ تو اس میں زیادہ تعجب کی بات ہے۔ اس مسئلہ پر بھی دونوں طرف سے اتنا مواد جمع ہو چکا ہوا ہے۔ کہ اب اس پر مزید گفتگو کرنے کی گنجائش بہت کم ہے۔ ہماری سمجھ کے مطابق تو معاملہ بالکل صاف ہے۔ اگرچہ یہ بات جو ہم کہنا چاہتے ہیں شائد نئی معلوم ہو۔ مگر ہم ابھی ثابت کریں گے۔ کہ یہ نئی نہیں ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے جو دعا کی تھی وہ لفظ بلفظ پوری ہو گئی تھی۔ اور مسیح موعود علیہ السلام تو اب تک زندہ ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیشہ کے لئے مر چکے ہیں۔ جس کے معنے یہی ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی ہی میں فوت ہو گئے ہیں۔

آپ پوچھیں گے کہ ہیں! یہ کس طرح! تو عرض ہے۔ کہ اسی طرح جس طرح خاتم النبیین سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی تھی۔ کہ قیصر و کسرےٰ کے خزانوں کی چابیاں مجھے سونپ دی گئی ہیں جس طرح آپ مانتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہو گئی ہے اسی طرح ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بلا شک و شبہ مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی ہی میں وفات پا گئے ہیں۔ مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا زندہ ثبوت ربوہ میں گزشتہ دسمبر میں آپ کے تیس ہزار پروانوں کا عظیم الشان اجتماع دے رہا ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا ثبوت ان سینکڑوں احمدیہ مشنوں سے ملتا ہے۔ جو آپ کے غلاموں نے تمام دنیا کے کناروں پر قائم کر دیئے ہیں۔ وقس علیٰ ہذا

آپ نہ مانیں کسی کے دل و دماغ پر ہمارا زور نہیں ہے۔ لیکن جس طرح ہمیں اپنے دل میں پوری پوری تسلی ہے کہ حضرات ابوبکر۔ عمر۔ عثمان اور علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم خلفائے برحق تھے۔ جس طرح ہمیں پوری پوری تسلی ہے کہ آنحضرت کی قیصر و کسرےٰ کے خزانوں کی چابیوں والی پیشگوئی آپ ہی کے ہاتھ پر پوری ہوئی تھی۔ اگرچہ آپ کی حیات مادی پیشگوئی کے پورا ہونے کے وقت ختم ہو چکی تھی۔ اسی طرح ہمیں اس بات پر تسلی ہے

پھر آپ پوچھتے ہیں کہ ہمیں دکھاؤ مولوی ثناء اللہ نے کہاں لکھا ہے کہ "حرامزادے کی رسی دراز ہے" سو عرض ہے کہ پہلے آپ یہ دکھائیں کہ جن لوگوں نے یہ کہا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ نے ایسا کہا ہے۔ انہوں نے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ یہ بعینہٖ وہی الفاظ ہیں جو مولوی ثناء اللہ نے استعمال کئے ہیں۔ کیا آدمی دوسرے کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ سینکڑوں احادیث ایسی ہیں جن کا مفہوم یکساں ہے۔ مگر الفاظ مختلف راویوں کے مختلف ہیں۔ آپ نے یکم جنوری ۱۹۵۱ء کے درنجف صفحہ ۴ کالم ۴ سطر ۲۸/۲۹ میں لکھا ہے

"جب اس نے یہ فقرہ کہا کہ کیا تم میں سے کوئی میدان میں نکلنے والا ہے"

کیا اس نے بعینہٖ یہی فقرہ اسی طرح اردو میں کہا تھا۔ کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں۔ باقی رہی یہ بات کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا یا نائب ایڈیٹر نے معاملہ واحد ہے۔ اگر نائب ایڈیٹر یا مولوی ثناء اللہ صاحب یہ کہیں کہ

"بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے"

اور کوئی اس کو محاورہ میں اس طرح ترجمہ کر لے کہ "سچ ہے حرامزادے کی رسی دراز ہے"۔ تو اس میں کیا فرق پڑ جاتا ہے۔ یہ مصرع ذوق کے اس شعر سے لیا گیا ہے ؎

پہنچا کمند ڈال کے شب کو وہاں رقیب
سچ ہے حرامزادے کی رسی دراز ہے

اب یہ مصرع اردو زبان میں ایک فصیح و بلیغ مشہور ضرب المثل بن گیا ہوا ہے۔ اور زبان زد عام ہے۔ اور مولوی صاحب کے مفہوم کو بیان کرنے کے لئے موزوں ہے۔ آخر "بدکاروں" اور حرامزادوں میں کیا فرق ہے۔ کیا بدکار حرامزادوں سے اچھے ہوتے ہیں۔ جو مختلف حوالے آپ نے دیئے ہیں۔ ان میں بھی لفظی اختلاف ہے۔ کہیں اشر الناس ہے اور کہیں ملحد ہے۔ کہیں پورا مصرع ہے اور کہیں اس کا ٹکڑا اور کہیں اپنی عبارت اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ صرف مفہوم بیان کیا گیا ہے اصل الفاظ نہیں۔

سوال یہ ہے کہ ایسی لفظی بحثوں کا کیا فائدہ ہے؟ اصل بات تو یہ ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے مباہلہ کی دعا لکھ کر شائع کر دی۔ مگر مولوی صاحب نے چند در چند عذرات سے اس سے انکار کر دیا اور مباہلہ کے شرائط پورے نہ کئے۔ اگر وہ شرائط پورے کر دیتے۔ تو یقیناً وہی ہوتا جو اس وقت ہوتا تھا۔ اگر نجران کے عیسائی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں دعائے مباہلہ کی تکمیل کے لئے نکل آتے۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ مگر چونکہ عیسائیوں نے مولوی ثناء اللہ کی طرح اس سے انحراف کیا تھا۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہنا پڑا کہ اگر وہ مباہلہ کے لئے تیار ہو جاتے۔ تو ایک سال کے اندر اندر ان پر آفت آجاتی (مفہوم ہے) اس قول سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دعائے مباہلہ یکطرفہ دعا سے لعنۃ اللہ علی الکاذبین والی تقدیر وارد نہیں ہوتی۔ لیکن جس طرح نجران کے عیسائی نیست و نابود ہو گئے۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اب بھی زندہ ہیں۔ اسی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب بھی نیست و نابود ہو گئے اور مسیح موعود علیہ السلام اب بھی زندہ ہیں۔ اور رہتی دنیا تک زندہ رہیں گے۔

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

یہاں ہم ایک اور احتمال کا بھی ازالہ کر دینا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی بالمقابل دعا کی تھی۔ اور ان کی دعا قبول ہو گئی تھی۔ یہ سراسر غلط ہے۔ مولوی صاحب نے تو محض قرآن کریم کا ایک عام اصول بیان فرمایا تھا۔ کہ عموماً بدکاروں کو اللہ تعالےٰ مہلت دیتا ہے۔ دعا کے مقابلہ میں یہ بات درست نہیں تھی۔ یہ اصول بغیر دعا کے تو واقعی درست ہے لیکن جب اللہ تعالےٰ کا کوئی بندہ کسی مخالف کے بالمقابل عذاب کی دعا مانگتا ہے خاصکر مباہلہ میں تو اس وقت قرآن کریم کا یہ عام اصول چسپاں نہیں ہوتا اللہ تعالےٰ نبیوں کے مخالفوں کو واقعی بعض حالات میں مہلت دیتا ہے۔ لیکن اس نے وہ حالات بھی ساتھ ہی بیان فرما دیئے ہیں۔ تاکہ وہ دنیا کے لئے سامان عبرت بنیں۔ لیکن جب کوئی مخالف مقابلہ میں حریف مقابل بنتا ہے۔ تو یہ بات نہیں ہوتی۔ اس وقت اللہ تعالےٰ کی غیرت اپنے فرستادہ کی مدد کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب دعائے مباہلہ میں بالمقابل کھڑے ہو جاتے۔ تو ان پر ضرور وہ عذاب نازل ہوتا۔ لیکن چونکہ وہ کھڑے نہ ہوئے اور انہوں نے قرآن کریم کا عام اصول پیش کر دیا۔ کہ اللہ تعالےٰ بدکاروں کو مہلت دیتا ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ قرآن کریم کے عام اصول کے مطابق سلوک کیا گیا۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے ان کو سامان عبرت بنانے کے لئے مہلت دی۔ اور باوجودیکہ ۴۰ سال تک مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کے سلسلہ کی تخریب میں لگے رہے۔ مگر ہمیشہ ناکامی کے صدمات اٹھاتے رہے۔ اور آخر ناکام ہی اس دنیا سے چل بسے۔ وہ جیتے جی بھی مرے رہے۔ لیکن مسیح موعود علیہ السلام مر کر بھی زندہ ہی رہیں۔ اور ہمیشہ زندہ رہیں گے انشاء اللہ تعالےٰ

بندۂ حق پر اجل کا وار اثر کرتا نہیں
ہے یہ وہ انساں کہ مر جانے سے بھی مرتا نہیں

منشی غلام حیدر صاحب مرحوم رضؓ

(از مکرم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

منشی صاحب موصوف تلونڈی راہوالی تحصیل وضلع گوجرانوالہ کے ایک معزز کشمیری ڈار خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے خاندان کے اکثر افراد محکمہ مال میں ملازم تھے۔ ان کے والد صاحب اور ایک بھائی گرداور قانونگو تھے۔ اور وہ خود اور ان کے ایک بھائی پٹواری تھے اور بندوبستی تربیت کا وقت باہر گذارنے کے بعد ایک لمبا عرصہ اپنے گاؤں میں ہی پہلے بطور پٹواری اور پھر بطور سب انسپکٹر استمال اراضی ملازم رہے۔ اور اسی عہدہ سے ہی ریٹائرڈ ہوئے۔ انہوں نے عین جوانی کے ایام میں ہی احمدیت قبول کرلی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابی بننے کا شرف حاصل کیا۔ اپنے اندر ایک انقلاب عظیم بپا کر لیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خاندان کے والا و شیدا ہوگئے۔ وہ بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ شروع شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعارف پیدا کرنے کے لئے وہ ہر روز حضور کی خدمت میں دعا کے لئے ایک خط لکھ دیا کرتے تھے۔ وہ ہمیشہ ایسے موقعہ ڈھونڈتے رہتے تھے۔ کہ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفاء کی خدمت کا موقع حاصل ہو۔ چنانچہ جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز انگلینڈ کے سفر سے واپس قادیان تشریف لائے۔ تو منشی صاحب ایک طشتری میں پان لگا کر حضور کو نہر کے پل پر جو بٹالہ سے قادیان جاتے ہوئے راستہ میں آتا ہے ملے اور ان کی خدمت میں پان پیش کئے۔ اور اس طرح حضور کی واپسی پر حضور کی زیارت حاصل کرنے میں سبقت لے گئے۔ اور وہ اپنے فارغ اوقات میں ہمیشہ تبلیغ میں مصروف رہتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اسقدر مطالعہ میں رہتی تھیں۔ کہ ان کے اکثر حصے ان کو زبانی یاد تھے۔ اور دوران تبلیغ صفحوں کے صفحے بطور حوالہ پیش کر دیتے تھے۔ اور اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں اشتہارات کی صورت میں چھپوا کر مفت تقسیم کیں۔ شروع شروع میں ان کی معمولی مخالفت ہوئی۔ لیکن بعد میں ان کے حسن اخلاق اور متقیانہ زندگی کی وجہ سے لوگ مانوس ہو گئے۔ اور ان کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے تبلیغ کا اسی قدر شوق تھا۔ کہ وہ اس کا کوئی موقعہ بھی ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ اپنے کام سے فارغ ہوکر گاؤں کے دائرہ میں جا بیٹھتے۔ اور لوگ ان کی باتیں سننے کے لئے جمع ہو جاتے۔ وہ اکثر ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے حالات اور ان کی پیشگوئیاں سناتے۔ اور بحث کی طرح ڈالنے سے ہمیشہ پرہیز کرتے۔ مرکز سے لٹریچر منگوا کر اسے لوگوں میں تقسیم کرتے رہتے۔ تبلیغ کا جوش اس قدر بڑھا ہوا تھا۔ کہ وہ اپنے افسروں سے اپنے کام کا معائنہ کرانے کے بعد ان کو بھی تبلیغ کرنا شروع کر دیتے۔ اور بڑی آزادی سے نڈر ہوکر اللہ تعالےٰ کا پیغام ان تک پہنچاتے۔ ان کے افسران بھی ان کے کام سے ہمیشہ خوش رہتے۔ اور ان کی ایمانداری اور دیانتداری کی وجہ سے انکی بڑی عزت کرتے اور بڑی خوشی سے ان کی باتیں سنتے۔ وہ اکثر اوقات ان کی خدمت میں سلسلہ کی کتب بطور تحفہ پیش کرتے۔ جو وہ شکریہ کے ساتھ قبول کرتے اور ان کو پڑھنے کا وعدہ کرتے میں نے کئی دفعہ ان کو اپنے افسران سے کئی کئی گھنٹے تبادلہ خیالات کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ افسران ان کے اس جوش تبلیغ کی تعریف کرتے۔ اور ان کی جرأت ایمانی کی داد دیتے۔ تعلیم یافتہ لوگوں کے ساتھ ان کا طریقہ تبلیغ یہ تھا۔ کہ وہ پہلے ان سے تبادلہ خیالات کرکے ان کے روحانی مرض کی تشخیص کرتے۔ اور اس کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ کتب پڑھنے کے لئے دیتے۔ جو اس روحانی مرض کا ازالہ کرنے والی ہوں۔ اور وقتاً فوقتاً ان سے پوچھتے رہتے۔ کہ ان کا ان کتابوں کے لکھنے والے کی نسبت کیا خیال ہے۔ اور ایک ماہر طبیب کی طرح اپنا نسخہ تبدیل کرتے رہتے۔ چنانچہ میرے ساتھ بھی انہوں نے یہی طریق استعمال کیا۔ اور میں نے ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں ہی احمدیت قبول کی۔ نماز روزہ کا تو میں شروع ہی سے پابند تھا۔ لیکن میں سمجھتا تھا۔ کہ قرآنی تعلیم موجود ہے۔ اور اگر کوئی شخص اپنی استعداد کے مطابق اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ تو اسے کسی نئے آنے والے مصلح کے ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ میرے ماموں مرحوم پیر محمد ابراہیم صاحب جو کہ ڈسکہ کے رہنے والے تھے۔ اور جن کی انتہائی خواہش تھی۔ کہ میں احمدیت قبول کرلوں۔ مجھے اکثر خطوط لکھتے رہتے تھے۔ اور احمدیت قبول کرنے کی ترغیب دیتے رہتے۔ لیکن میں یہی کہہ کر ٹال دیا کرتا تھا۔ کہ قرآنی تعلیم کی موجودگی میں کسی نئے مامور کے دعوے پر غور کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ ۱۹۲۱ء میں جبکہ میں لاہور لاء کالج میں پڑھتا تھا۔ میری ممانی صاحبہ بیمار ہوگئیں۔ اور ان کو قادیان میں علاج کرانے کے لئے بھیجنے کے واسطے میرے ماموں صاحب نے کسی اپنے عزیز کو ان کے ہمراہ بھیجنا تھا۔ انہوں نے مجھے تحریر کیا۔ کہ اگر میں وقت نکال سکوں۔ تو اپنی ممانی کے ہمراہ قادیان جاؤں اور مجھے بھیجنے سے ان کی یہ غرض بھی تھی۔ کہ اس طریق سے میں قادیان دیکھ آؤں گا۔ اور قادیان کی خالص دینی اور مذہبی فضا کا مجھ پر ضرور اثر ہوگا۔ چنانچہ میں قادیان گیا۔ اور گو میں تین چار دن ہی وہاں رہا۔ لیکن فی الواقعہ ایک نیک اثر لے کر وہاں سے واپس آیا۔ اور واپسی پر جب انہوں نے مجھ سے قادیان کی بابت دریافت کیا۔ تو میں نے ان کو تحریر کیا۔ کہ قادیان کی بستی دنیا کی دیگر بستیوں سے ایک نرالی بستی ہے۔ اور وہاں کے لوگ مذہبی دیوانے ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوائے تبلیغ کے ان کو اور کوئی کام ہی نہیں۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان۔ چلتے پھرتے۔ اٹھتے بیٹھتے اور کاروبار کرتے سب مذہبی گفتگو میں مصروف نظر آئے۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ "انکی دنیا ہی نرالی ہے۔" میری رائے پڑھ کر میرے ماموں صاحب نے خیال کیا۔ کہ اب اگر مجھے تبلیغ کی جائے۔ تو وہ ضرور موثر ہوگی۔ اس لئے انہوں نے منشی صاحب مرحوم کو خط لکھا۔ کہ وہ میری طرف خیال رکھیں۔ چنانچہ جب میں اسی سال گرمیوں کی چھٹیوں میں گھر گیا۔ تو منشی صاحب مرحوم نے میرے خیالات معلوم کرکے سب سے پہلے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھنے کے لئے دیا۔ اور جب میں اسے ختم کر چکا۔ تو بتایا کہ یہ لیکچر اس شخص کا ہے۔ جس نے سکول یا کالج میں مروجہ تعلیم حاصل نہیں کی۔ بلکہ گھر پر ہی بذریعہ اتالیق تعلیم حاصل کی۔ اور مروجہ علوم سے ناواقف رہے۔ اور مجھ سے دریافت کیا۔ کہ آپ کی اس لیکچر کے متعلق کیا رائے ہے۔ میں نے انہیں بتایا۔ کہ مجھے لیکچر بہت پسند ہے۔ اور اس میں متنازعہ مسائل کو اس خوبی سے بیان کیا گیا ہے۔ کہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس لیکچر کو تیار کرنے والا علوم جدیدہ سے پورا واقف ہے۔ اور اس کا استدلال نہایت بین اور محکم ہے۔ اس کے بعد وہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتابیں پڑھنے کے لئے دیتے رہے۔ اور ہر کتاب کے خاتمہ پر میری رائے معلوم کرنے کے بعد کوئی اور مناسب کتاب تجویز کرتے۔ مجھے تین ماہ کی چھٹیاں تھیں۔ اور قانون کے سال اول کا امتحان دے کر آیا ہوا تھا۔ اور کالج کی پڑھائی سے بالکل فارغ تھا۔ اس لئے ان ایام میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اکثر کتب پڑھ لیں۔ اور ایک دن منشی صاحب مرحوم نے مجھے پوچھا۔ کہ اب تم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اکثر کتب دیکھ لی ہیں۔ تمہاری حضور کی نسبت کیا رائے ہے۔ میں نے جواب دیا۔ کہ میں ان کو اپنے دعویٰ میں سچا سمجھتا ہوں۔ اس پر انہوں نے فرمایا۔ کہ پھر بیعت کرلینی چاہیئے۔ چنانچہ میں نے اسی سال بذریعہ خط بیعت کرلی۔ اور اگلے سال سالانہ جلسہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوکر دستی بیعت بھی کی۔

منشی صاحب مرحوم کو مجھ سے پہلے ہی انس تھا لیکن بیعت کے بعد ان کے تعلقات مجھ سے اور بھی زیادہ ہو گئے۔ اور جب کبھی میں جلسہ سالانہ پر یا کسی دیگر موقعہ پر قادیان جاتا۔ تو میری ضروریات کا خاص طور پر خیال رکھتے۔ اور اکثر اوقات اپنے پاس ٹھہراتے۔ اور اپنے بچوں کی طرح مجھ سے سلوک کرتے۔ اور میں بھی ان کو اپنے روحانی باپ کی طرح ہی سمجھتا۔

ان کی تبلیغ کا طریق اس قدر مؤثر تھا۔ کہ ان کی مجلس میں بیٹھنے والے اکثر لوگوں نے احمدیت قبول کرلی۔ جن دنوں وہ پٹواری حال اپنے گاؤں میں تھے۔ ایک سید پٹواری نہر اس گاؤں میں متعین ہوا۔ اسکی نشست برخاست ان کے ساتھ تھی۔ وہ اسے تبلیغ کرتے۔ لیکن وہ کہتا کہ آپ اپنا وقت خواہ مخواہ مجھ پر ضائع کرتے ہیں۔ آپ مجھے سید سمجھ کر امام حسینؓ کی اولاد تصور کرتے ہیں۔ لیکن میں تو ابوجہل کی اولاد میں سے ہوں۔ اور مجھ پر آپ کی تبلیغ کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ لیکن وہ اسے تبلیغ کرتے رہے۔ اور مختلف طریق سے اسے سمجھاتے رہے۔ اس کے بعد وہ وہاں سے تبدیل ہوگیا۔ اور ایک لمبی مدت کے بعد وہ انہیں جلسہ سالانہ پر بڑی محبت سے ملا۔ جبکہ میں ان کے ساتھ تھا۔ منشی صاحب مرحوم نے اس سے پوچھا۔ شاہ صاحب آپ یہاں کیسے آگئے ہیں۔ آپ تو کہتے تھے۔ کہ میں ابوجہل کی اولاد ہوں۔ اس نے جواب دیا۔ کہ آپ کی باتیں ہی مجھے کھا گئیں۔ اور اب میں نے بیعت کرلی ہے۔ اس کی یہ بات سنکر منشی صاحب مرحوم بہت خوش ہوئے۔ اور اسے گلے سے لگایا۔ اور مبارکباد دی۔ اور اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ کہ ان کی محنت بر آئی۔

منشی صاحب مرحوم بیوگان اور یتامیٰ کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اور وقتاً فوقتاً ان کی امداد کرتے رہتے تھے۔ چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ وہ موصی تھے۔ اور ایک دفعہ جب وصیت کے چندہ کا بقایا بڑھ گیا تو اپنی جائیداد کا ایک حصہ بیچ کر اسے ادا کیا۔ اپنے گاؤں میں کافی مدت تک گو اکیلے ہی احمدی تھے۔ اور چندوں کی ادائیگی کی طرف کوئی توجہ دلانے والا نہ تھا۔ لیکن خود ہی اپنی ذمہ واری محسوس کرتے۔ اور چندے ادا کرتے۔ اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ سلسلہ کے اخبارات باقاعدگی سے منگواتے خود بھی لیتے۔ اور دوسروں کو بھی پڑھواتے اور اکثر اوقات ان پڑھوں کو ان کے چیدہ چیدہ مضامین خود پڑھ کر سناتے۔ اور سمجھاتے اور لبا اوقات زیر تبلیغ لوگوں کو جلسہ سالانہ پر اپنے خرچ پر لے جاتے۔ تاکہ وہ سلسلہ کے بزرگوں کی تقاریر سنیں۔ اور قادیان کے حالات خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں۔ تاکہ مخالفین سلسلہ کی پیدا کردہ غلط فہمیاں دور ہوں۔

منشی صاحب مرحوم اپنے بیوی بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھتے۔ یہ ان کی تربیت کا ہی اثر تھا

(باقی صفحہ ۷ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

نائیجیریا (افریقہ) میں تبلیغ اسلام

عوام میں عیسائیت کے خلاف بے اطمینانی۔ ایک مشہور پادری سے ہمارے مبلغ کی بحث

(از مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی بی۔ اے انچارج نائیجیریا مشن)

مجھ کو اکثر ایسے پڑھے لکھے عیسائیوں سے گفتگو کرنے کا موقع ملتا ہے جو بائیبل میں تحریف عیسائیت کی ناقابل عمل تعلیم اور ایسی ہی دیگر باتوں کے پیش نظر یہ کہہ دینے کے عادی ہیں کہ "آخر ہمارا کیا قصور۔ ان لوگوں نے (مراد یورپین مشنری) بائیبل ہم کو لا کر دی۔ ہم نے بائیبل ہی لے لی۔ اگر آپ ان لوگوں سے پہلے آتے تو ہم آپ کا مذہب قبول کر لیتے"

اس جواب سے جہاں یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یہ لوگ عیسائیت کے کھوکھلا پن ظاہر ہو جانے پر اس بات کا اعتراف کرنے سے گریز نہیں کرتے وہاں یہ بات بھی نمایاں معلوم ہوتی ہے کہ یہ لوگ عیسائیت کے ساتھ محض رسمی طور پر چمٹے ہوئے ہیں اور اگر ان کے دلوں میں مذہب کی اہمیت پیدا کی جائے تو یقیناً عیسائیت کو خیرباد کہہ دینا ان کے لئے مشکل نہ ہوگا۔

اب بھی عوام کے طبقے میں عیسائیت سے بے اطمینانی کے آثار نمایاں ہیں۔ گذشتہ چند ہی روز میں عیسائیت کے خلاف عیسائیوں کے ہی قلم سے بڑے دھڑلے کے چند ایک مضامین شائع ہوئے ہیں۔ ایک بشپ نے ایک مسلمان جرنلسٹ کے ایک ٹریکٹ کا جواب دیتے ہوئے یہ بات بھی تحریر کر دی کہ عیسائیت کو تسلی بخش طور پر صرف اس شخص کو سمجھایا جا سکتا ہے جو اس بات پر کامل اعتقاد رکھتا ہو کہ بائیبل خصوصاً عہد نامہ جدید الہامی ہے۔ اور اس میں لکھا ہوا ہر لفظ درست ہے۔ خاکسار نے اس کے متعلق ایک مختصر سا نوٹ شائع کروایا جس میں بشپ سے مطالبہ کیا گیا کہ عہد نامہ جدید کو الہامی ثابت کریں۔ کیونکہ یہی رد مذہب کی بنیاد ہے۔ وگرنہ وہ کونسا مذہب ہے کہ اگر اس کی کتاب کو اندھا دھند الہامی مان لیا جائے تو اس مذہب کی سچائی اس کتاب سے ثابت نہ کی جا سکے گی۔ میں نے کہا کہ یہ بات تو ایسی ہی ہے کہ میں کسی عیسائی سے کہوں کہ اگر تم قرآن کریم کو الہامی کتاب مان لو تو میں اسلام کو سچا ثابت کر سکتا ہوں۔ کیا وہ عیسائی مجھ سے یہ نہیں کہے گا کہ قرآن کریم کو الہامی کتاب منوانے کے لئے بھی دلائل کی ضرورت ہے۔ اگرچہ میرے اس نوٹ کو شائع ہوئے کئی دن گذر چکے ہیں لیکن تاحال بشپ کی طرف سے کوئی حرکت نہیں ہوئی اور نہ کسی حرکت کی امید ہے۔

البتہ گذشتہ ایام میں بعض عیسائیوں کی طرف سے شائع ہونے والے مضامین نے (جن کا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں) عیسائیوں کے مختلف گروہوں میں ہلچل سی پیدا کر دی ہے اور ان سب نے مل کر تہیہ کیا ہے کہ اس رَو کو روکنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ اس ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ مختلف گروہوں کے سرکردہ پادری ہر اتوار کو باری باری ایک ہال میں مختلف موضوعات پر لیکچر دیا کریں اور اس کے بعد پبلک کو سوالات کا موقع دیا جایا کرے۔ تا کہ لوگوں کے عیسائیت کے متعلق شکوک رفع کئے جا سکیں۔

گذشتہ اتوار (۲۷ ۹/۱۲) اس سلسلہ کا پہلا لیکچر تھا لیکچرار یہاں کے ایک متعصب اور اچھے سرکردہ پادری کینن ہاولز تھے۔ خاکسار بھی اس لیکچر میں حاضر تھا۔ صاحب صدر نے جو ایک کہنہ مشق سیاست دان ہیں اپنی صدارتی تقریر میں یہ رونا رویا کہ عیسائی بائیبل کو نہیں پڑھتے بلکہ اکثر ایسے بھی ہیں جن کے ہاں بائیبل ہے ہی نہیں۔ اسی سلسلہ میں انہوں نے آج سے ستر اسی سال پہلے کا زمانہ یاد دلایا کہ ان دنوں عیسائیت بہت اچھی تھی وغیرہ وغیرہ۔

کینن ہاولز نے ابتدائے تقریر میں خوب فراخدلی کا اظہار کیا اور کہنے لگے کہ ہر موضوع پر کئے جانے والے سوالات کا جواب بڑی خندہ پیشانی سے دیا جائے گا۔ اس کے بعد آپ نے "کیا بائیبل سچی ہے؟" کے موضوع پر پندرہ بیس منٹ تقریر کی۔ جس میں ایک دو تاریخی واقعات بتائے کہ یہ بائیبل میں مذکور ہیں اور اب دیگر ذرائع سے ثابت ہو چکا ہے کہ یہ واقعات ضرور ہوئے ہوں گے۔ اس مختصر سی تقریر کے بعد سوالات کا وقت آیا اور یہی وقت دراصل دلچسپ وقت تھا۔ ایک صاحب نے سوال کیا "کیا آپ بغیر علاج کے بیماروں کو اچھا کر سکتے ہیں"؟ جواب نفی میں ملا۔ کینن صاحب نے بتایا کہ وہ دنیاوی (Missionary) پادری ہیں۔ اگر بیماروں کو اچھا کرنا ہو تو ان کو اپنی نوکری سے استعفا دینا پڑے گا اور باقاعدہ چلّہ کشی کرنی پڑے گی۔ جب انہوں نے بات کو یوں ٹالنا چاہا تو خاکسار نے ان سے پوچھا۔ "کیا آپ کے دل میں ایمان ہے"؟ کہنے لگے "ہاں ہے"۔ میں نے عرض کی پھر سنئے۔ اور متی کی کتاب کے باب ۲۱ آیت ۲۱ ان کو پڑھ کر سنائی۔ اس آیت میں لکھا ہے۔ کہ اگر تمہارے دل میں ایمان ہے تو تم پہاڑوں کو بھی چلا سکتے ہو۔ میں نے کینن صاحب سے کہا آپ نے اس بات کا تو اقرار کر لیا ہے کہ آپ کے دل میں ایمان ہے آپ کو پہاڑ تو الگ رہا اس کتاب کو ہی جو میرے ہاتھ میں ہے بغیر ہاتھ لگائے زمین پر گرا دیجئے۔ کہنے لگے میں تو ایسا نہیں کر سکتا۔ میرا ایمان اتنا مضبوط نہیں۔ میں نے ان سے پھر عرض کیا کہ ایمان کی مضبوطی کا تو ذکر ہی نہیں ہے صرف ایمان کا ذکر ہے۔ اگر آپ نہیں تو کوئی اور عیسائی دوست ہی اس کتاب کو زمین پر گرا دیں۔ کہنے لگے کہ کچھ بھی ہو ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ ہم یہاں کوئی بحث و تمحیص کیلئے نہیں آئے۔ لوگوں کو بائیبل پڑھانے آئے ہیں۔ میں نے عرض کی میں بھی تو پڑھنے آیا ہوں جو کچھ میری سمجھ میں نہیں آیا وہ پوچھوں گا تو سہی اور میں بحث تو نہیں کر رہا صرف سوالات کر رہا ہوں۔ اور سوالات کی آپ نے خود ہی اجازت دی ہے۔ لیکن انہوں نے اس معاملہ کو یہیں ختم کر دیا۔

میرے بعد ایک اور صاحب نے ان سے پوچھا کہ بائیبل میں تو لکھا ہے کہ یسوع مسیح نے کہا کہ میں امن نہیں لایا ہوں تلوار لے کر آیا ہوں (متی ۱۰/۳۴) اور آپ ان کو امن کا شہزادہ کہتے ہیں۔ کینن صاحب کہنے لگے کہ یہ تلوار ایمان کی تلوار تھی کہ جو ان پر ایمان لایا اس سے رشتہ داروں تک نے قطع تعلق کر لیا۔

میں نے پھر سوال کرنے کی اجازت چاہی۔ اور اجازت ملنے پر لوقا کی کتاب کے باب ۲۲ کی آیت ۳۶ پڑھ کر سنائی۔ اس آیت میں یسوع مسیح نے اپنے حواریوں کو ہدایت کی تھی کہ جس کسی کے پاس تلوار نہیں ہے وہ اپنے کپڑے بیچ کر بھی تلوار خرید ے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا یہ کپڑے بیچ کر خریدی جانے والی تلواریں بھی ایمان ہی کی تلواریں تھیں۔ وہ اپنی بات پر اڑے رہے اور کہنے لگے کہ ہاں ایمان ہی کی تلواریں تھیں

بقیہ صفحہ ۵

حاضرین میں سے بھی بعض دوستوں نے آواز بلند کی کہ یہ تلواریں ایمان کی تھیں۔

میں نے یہ عرض کیا کہ اگر ایمان ہی کی تلواریں خریدنے کی تلقین کی گئی تھی تو کیا پطرس نے ایمان کی تلوار سے مالکس کا کان کاٹا تھا؟ (یوحنا ۱۸/۱۰) وہ تلوار تو میرے خیال میں لوہے کی ہو گی۔ اب یہاں تو وہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ یہ تلوار ایمان کی تھی۔ جھٹ سے بولے اچھا تم بتاؤ کہ یسوع مسیح کے پاس تو تلوار نہیں تھی تا پھر اعتراض کیا۔؟ میں نے کینن سے کہا کہ یہ اعتراض نہیں ہے کہ یسوع مسیح کے پاس تلوار تھی۔ اعتراض یہ ہے کہ انہوں نے اپنے حواریوں کو تلواریں خریدنے کی تلقین کی تھی۔ وہ تو بحیثیت کمانڈر تھے اور کمانڈر فوج ہی کو اسلحہ رکھنے کا حکم دیا کرتا ہے نہ کہ بذات خود اسلحہ اٹھائے پھرتا ہے۔ لیکن کینن صاحب نے بات یہیں پر ختم کر دی۔ اور کہنے لگے کہ آئندہ تقریر سے ایک دو روز پہلے موضوع کا اعلان کر دیا جایا کرے گا۔ اور پھر صرف ان سوالات کا جواب دیا جایا کرے گا جو موضوع سے متعلق ہوں گے۔

میں اس تلوار کے ضمن میں یہ بات بھی عرض کر دوں کہ جس آیت میں تلواریں خریدنے کی تلقین ہے۔ اس کے بعد ایک آیت چھوڑ کر اس سے اگلی آیت میں لکھا ہے کہ حواریوں نے دو تلواریں یسوع مسیح کو دکھائیں۔ اور ان سے پوچھا کہ کیا یہ دو تلواریں کافی ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر مسیح تلواروں کا ذکر استعارہ کے رنگ میں کیا کرتے تھے تو حواریوں کے دو تلواریں دکھانے پر انہوں نے حواریوں کو کیوں نہ سمجھایا کہ وہ ایمان کی تلواریں خریدنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ بلکہ انہوں نے صاف کہا کہ ہاں یہ دو تلواریں کافی ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح نے لوہے کی تلواریں خریدنے کی تلقین کی تھی۔

کینن صاحب سے میرے سوالات خدا کے فضل سے لیگوس کے تمام کونوں میں گونج گئے ہیں۔ پادری لوگوں سے خصوصاً ان سے جو بڑے بڑے گرجاؤں کے اجارہ دار ہیں۔ روبرو گفتگو کرنے کا موقعہ بہت کم ملتا ہے۔ یہ لوگ مذہب کے متعلق چھان بین سے بہت گھبراتے ہیں اور اکثر بے معنی خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ موقعہ عطا کرنے کے لئے کہ ان کے روبرو ہو کر عیسائیت کی حقیقت بیان کریں۔ ان کے دل میں یہ بات پیدا کر دی ہے کہ وہ خود پبلک میں آ کر سوالات سنیں۔ الحمد للہ

اس سوال و جواب کے بعد خدا کے فضل سے تبلیغ کی نئی نئی راہیں کھل گئی ہیں

ابھی کل ہی (۳۰ ۹/۱۲) کی بات ہے کہ میں اپنے عنقریب ہی جاری ہونے والے اخبار (The Truth) کے سلسلہ میں بعض ضروری امور کی انجام دہی کے بعد گھر واپس آ رہا تھا کہ ایک عیسائی عورت نے کھڑکی میں سے سر نکال کر کہا (باقی صـ پر)

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں مخلصین کے شاندار اضافے

تحریک جدید کے جہاد میں حصہ لینے والے بعض مخلصین کے خطوط کا خلاصہ دیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ تاکہ وہ احباب جنہوں نے ابھی تک تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہونے کیلئے وعدہ نہیں لکھوایا یا براہ راست حضور میں پیش کرنے والے ہیں۔ وہ احباب کرام کے نمونہ سے اپنا وعدہ بھی اسی جذبہ اور ایثار سے لکھوائیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ ان کے وعدے جلد سے جلد حضور کے پیش ہو جائیں۔

(۱) ماسٹر چراغ الدین صاحب ایکسپرٹ ڈائیر شاہدرہ۔ پچھلے سال بندہ کا وعدہ ۔/۲۱۰ تھا جو ادا کر چکا۔ سولہویں سال کے لئے تحریک جدید کے چندہ کا وعدہ ۔/۳۰۰ درج کر دیں۔ حضور کی خدمت میں عرض کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد سے جلد ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ صاحب موصوف کا یہ وعدہ ۴۳ فی صدی % سے ہے۔

(۲) صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب درویش قادیان۔ میرا تحریک جدید کا پندرھویں سال کا وعدہ ۔/۵۰ تھا جو ادا ہو چکا سولہویں سال کے لئے ۔/۱۰۰ کا وعدہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دیا تھا۔ مل گیا ہوگا۔ اس میں سے ۔/۵۰ کی رقم محاسب قادیان کے پاس جمع کرا دی ہے۔ بقیہ رقم جلد تر ادا کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ صاحبزادہ صاحب کا یہ وعدہ باوجود درویش ہونے کے گذشتہ سال کے وعدے سے دو چند سے بھی زیادتی کے ساتھ ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ

(۳) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب لاہور۔ اس سال کی تحریک جدید میں خاکسار اپنی طرف سے طیبہ بیگم اور مجیب احمد سلمہٗ کی طرف سے ۔/۳۱۶ کا وعدہ حضور کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ امید ہے کہ حضور منظور فرمائیں گے۔ جزاک اللہ حضور سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر قسم کی قربانیوں کی توفیق اور موقعہ عطا فرمائے آمین۔

یہ رقم بذریعہ چیک داخل ہو چکی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۴) ملک حسام الدین عبد الحفیظ صاحب ولد منشی اللہ رکھا صاحب سمبڑیال آج آپ کا تحریک جدید سولہویں سال کے چندہ کا حضرت اقدس کے اعلان والا پرچہ پہنچا۔ میں تحریک جدید کا وعدہ ۔/۸۵۰ روپے کرتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ پر آ کر ادا کر دوں گا۔ دوست اس بات کو ذہن نشین رکھیں۔ کہ تحریک جدید کا چندہ ۳۱ مارچ تک ادا کرتا سابقون الاولون کی صف اول میں آتا ہے۔

(۵) میاں عبد اللہ خان صاحب درویش قادیان۔ میرا وعدہ سولہویں سال میں ۔/۵۸۔ اہلیہ صاحبہ کا ۔/۲۹ اور دفتر دوم سال ششم میں والد صاحب مرحوم و والدہ صاحبہ مرحومہ کی طرف سے ۸/۱۲ و ۸/۱۲ کا وعدہ ہے۔ ان چاروں کی طرف سے دفتر اول کے پندرہویں سال اور دفتر دوم کے سال پنجم کی رقوم وصول ہیں۔

(۶) ڈاکٹر محمد شاہنواز خان صاحب تحریک جدید کا کچھ بقایا گذشتہ سال کا ہے۔ نادم ہوں۔ سولہویں سال کا وعدہ ۔/۲۰۸ پیش حضور کرتے ہوئے حضور دعا فرمائیں۔ کہ بقایا اور سولہویں سال کی موعودہ رقم ۳۱ مئی تک ادا کرنے کی توفیق عطا فرمادے آمین

وہ احباب جن کے ذمہ گذشتہ سال یا سالوں کا بقایا ہے۔ لیکن وہ عزم بالجزم رکھتے ہیں کہ ادا کریں گے اور اس کے لئے ماحول پیدا کر رہے ہیں۔ انہیں باوجود بقایا دار ہونے کے نئے سال کا وعدہ کرنے کی روک نہیں ہے۔

(۷) وہ احباب جو دس سال دے چکے ہیں۔ یا پہلے دس سال میں پانچ سال یا اس سے زیادہ کا چندہ ادا کر چکے ہیں۔ لیکن اس کے بعد کسی وجہ سے تحریک جدید میں شامل نہ ہو سکے۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کئے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزاری فوج میں شامل ہوئے بغیر رہ نہیں سکتے۔ اور وہ اب سولہویں سال میں شامل ہو جائیں۔ شیخ فیروز الدین صاحب لاہور سے اپنا چودھویں سال کا ۸/۵۲ ادا کرتے اور سولہویں سال کے ۔/۵۴ بھی وعدہ کے ساتھ ہی ادا کرتے ہیں۔ اور ان کی اہلیہ صاحبہ گیارہویں۔ بارہویں۔ تیرھویں۔ چودھویں۔ پندرھویں۔ سولہویں سال کے ۔/۵ - ۸/۵ - ۰/۶ - ۸/۶ - ۰/۸ - ۰/۹ کل چالیس کی رقم ادا کر رہی ہیں۔ کل دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ تحریک جدید کی اہم اور سب سے بڑی تبلیغی ضرورت کے پیش نظر ہر اس شخص کو جو دفتر اول میں کم سے کم پانچسال تک دے چکا ہے۔ اسے سولہویں سال میں شامل کریں۔ اگر کسی کے حالات ایسے ہوں۔ کہ وہ یکمشت گذشتہ سالوں کی رقم نہ دے سکیں۔ تو وہ آئندہ سالوں کے ساتھ قسط وار دے سکتے ہیں۔ قسط وہ خود مقرر کریں۔ جو آسانی سے ادا کرتے جاویں۔

(۸) خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب پنشنر ڈسٹرکٹ جج چک ۲۳۰ ر ب میرا وعدہ ۔/۳۰۵۔ اہلیہ صاحبہ ابدالی ملتان کا ۔/۹ اور والدہ مرحومہ کی طرف سے دفتر دوم کے سال ششم میں ۔/۹ بپیش حضور کر دیں۔ یہ رقم انشاء اللہ تعالیٰ ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(۹) براہ راست وعدہ کرنیوالے مجاہدین اور جماعتوں کے کارکنوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ دفتر اول کے سولہویں اور دفتر دوم کے سال ششم کے وعدوں کی فہرستیں جہاں تک ممکن ہو حضور کے پیش فرمائیں۔ اور احباب کوشش کریں۔ کہ ۳۱ دسمبر تک فہرست مکمل کر کے پیش کر لیں۔ کیونکہ حضور فرما چکے ہیں کہ دسمبر کے خاتمہ سے پہلے پہلے وعدوں کا پیش کر لینا پسندیدہ حضور ہے

(وکیل المال تحریک جدید)

ہماری تبلیغی جدوجہد رپورٹ بابت ماہ نومبر ۱۹۴۹ء

عرصہ زیر رپورٹ میں پاکستان و ہندوستان میں ۱۳۴ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان نومبائعین میں سے مبلغین سلسلہ کے ذریعہ ۱۷ احباب جماعت احمدیہ کے ذریعہ ۱۵۷ اور باقی احباب نے براہ راست بیعت کی۔ ان احباب کے نام جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئیں درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء (انچارج بیعت)

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
مولوی رحیم بخش صاحب دیہاتی مبلغ لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور	۱	مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ لالیاں ضلع جھنگ	۱
مولوی عبد اللطیف صاحب دیہاتی مبلغ چک ۹۷ ع ضلع سرگودھا	۱	ذر محمد صاحب باڈی گارڈ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ	۱
مولوی محمد عالم صاحب دیہاتی مبلغ دوالمیال ضلع جہلم	۲	مولوی محمد نواز صاحب کٹکی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی	۱
مولوی محمد ابراہیم صاحب " تاندلیانوالہ ضلع لائل پور	۳	ڈاکٹر نور الدین صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ	۹
مولوی عبد الواحد خان صاحب " بھکر ضلع میانوالی	۲	محمد عبد اللہ صاحب کنڈا جان محمد ضلع میرپور - سندھ	۱
مولوی غلام حیدر صاحب " عیتووالی ضلع سیالکوٹ	۲	منشی خدا بخش صاحب پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۵ ولاکھانہ ضلع لائل پور	۱
مرزا حسام الدین صاحب بستی وریام ضلع جھنگ	۱	ڈاکٹر - ایس - اے - صوفی بلاک نمبر ۱۱ سرگودھا	۱
مولوی احمد خان صاحب ضلع سرگودھا	۱	مکرم نور الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ اوکاڑہ	۳
مولوی محمد عبد اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مالابار	۳	مکرم فضل محمد خان صاحب سیکرٹری تبلیغ ڈپٹی اسسٹنٹ فائنشل ایڈوائزر سنٹرل آرڈی ننس ڈپو - راولپنڈی	۲
مولوی عبد الرحیم صاحب عارف مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ		مستری برکت علی صاحب یارڈ ہاؤس حیدرآباد سندھ	۳
قریشی مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ شہر	۱	مولوی اللہ دتہ صاحب چک نمبر ۱۲۳ ضلع رحیم یارخان ریاست بہاولپور	۱
محمد شفیع صاحب شاکر پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ شریف آباد ضلع نواب شاہ سندھ	۱۱	نور خان صاحب ولد مہتاب دین صاحب چک نمبر ۴۳۳ ضلع لائل پور	۱
سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا	۱		
ملک صلاح الدین صاحب درویش قادیان ضلع گورداسپور	۴		
عبد الجبار صاحب سیکرٹری تعلیم وتربیت رشی نگر - کشمیر	۱۴		
ڈاکٹر شیر محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ سیالکوٹ چھاؤنی	۱		

امیر جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے اعلان

مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

"جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پاکستان ہندوستان اور بیرونی ممالک کے جن احباب نے بذریعہ خطوط۔ تار یا زبانی دعا کی درخواستیں بھیجی تھیں۔ ان سب کیلئے دعا کا اعلان کیا گیا چونکہ فرداً فرداً سب دوستوں کو جواب نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا عرض خدمت ہے۔"

(عبد الرحمن امیر جماعت احمدیہ قادیان)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کا تقرر ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک منظور کیا گیا ہے۔ متعلقہ جماعت ہائے احمدیہ نوٹ فرمالیں۔ اور سابقہ عہدیداران سے چارج لے کر کام شروع کر دیں۔ اور دو ہفتہ کے اندر اندر چارج لینے کی اطلاع نظارت علیا میں بھجوا دیں:۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نام جماعت	عہدہ	نام عہدیداران
چک ۱۸ جنوبی ڈاکخانہ جوکی بھاگٹ ضلع سرگودھا	پریذیڈنٹ / سیکرٹری مال / سیکرٹری تعلیم و تربیت	چوہدری فضل داد صاحب / چوہدری سلطان احمد صاحب / محمد شریف صاحب
محمد آباد سٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ	پریذیڈنٹ / نائب صدر و جنرل سیکرٹری / سیکرٹری مال / تبلیغ / " تعلیم و تربیت / " امور عامہ	میاں بخش صاحب گرگیز / ماسٹر مولا بخش صاحب / ملک علاؤ احمد صاحب عطار / سیٹھ عزیز احمد صاحب / محمد عبد اللہ صاحب واقف زندگی / سید مبارک مسعود صاحب واقف زندگی
بنگلہ گوجھڑ والہ ڈاکخانہ سکندر آباد ملتان	پریذیڈنٹ	ملک گل محمد صاحب
سانگھڑ علاقہ سندھ	سیکرٹری مال	عبد الغنی صاحب کانڈالہ سانگھڑ (سندھ)
بستی نور پور ضلع بہاولپور	سیکرٹری مال / محصل	چوہدری شاہ محمد صاحب / مستری رحمت اللہ صاحب
چک ۲۴۵ ع ب ڈاکخانہ لگو	پریذیڈنٹ / وائس پریذیڈنٹ / سیکرٹری مال / " تعلیم و تربیت / " تبلیغ / امین	ماسٹر عبد العزیز صاحب / ملک عبد العزیز صاحب / ملک بشیر احمد صاحب / مستری احمد الدین صاحب / چوہدری محمد علی صاحب / ملک محمد شریف صاحب
ماہی ڈال	پریذیڈنٹ / جنرل سیکرٹری	مولوی عبد العزیز صاحب / منشی فضل دین صاحب

نام جماعت	عہدہ	نام عہدیداران
	سیکرٹری مال / " تعلیم و تربیت	حافظ محمد اسمعیل صاحب / مستری احمد بخش صاحب
چک ۲۶۹ ع ب ضلع منٹگمری	پریذیڈنٹ / سیکرٹری مال	چوہدری جلال الدین صاحب / چوہدری علی محمد صاحب
سکھڈر (حصاری) ڈاکخانہ گڑھی حبیب اللہ ضلع ہزارہ (سرحد)	پریذیڈنٹ / سیکرٹری تعلیم و تربیت / " تبلیغ / " مال تحریک جدید / " امور عامہ	محمد یعقوب خان صاحب / کریم داد خان صاحب / محمد حیات خان صاحب / محمد سعید صاحب / بشیر احمد صاحب
بھیگلہ ضلع ہزارہ ڈاکخانہ عطر شیشہ صوبہ سرحد	پریذیڈنٹ / سیکرٹری تبلیغ / " تعلیم و تربیت / " مال و تحریک جدید / سیکرٹری امور عامہ / امام الصلوٰۃ	سید عبد الرحیم شاہ صاحب / " / سید بشیر احمد شاہ صاحب / فقیر محمد صاحب / میر ولی صاحب
بدین پیر لشاری ضلع حیدر آباد سندھ	پریذیڈنٹ / جنرل سیکرٹری / سیکرٹری مال	شیخ محمد منیر صاحب ایکسائز انسپکٹر / ملک منیر احمد صاحب شاد / ملک جلال الدین صاحب
اکرا ڈاکخانہ سید عیدیدن ضلع نواب شاہ سندھ	پریذیڈنٹ / سیکرٹری مال	چوہدری نور احمد صاحب / چوہدری نذیر احمد صاحب

بقیہ صفحہ ۵

That is questionnaire

اور پھر مجھ کو بلا کر گذشتہ اتوار کا ذکر شروع کر دیا اس طرح کافی دیر تبلیغ کا موقعہ مل گیا

دو چار روز ہوئے میں ایک اخبار کے دفتر میں گیا۔ یہ اخبار والے میرا ایک ٹریکٹ "محمد صلعم اور یسوع مسیح" جو ایک بشپ کے ایک ٹریکٹ "یسوع مسیح یا محمد" کے جواب میں ہے چھاپ رہے ہیں۔ اس اخبار کے اسسٹنٹ ایڈیٹر مجھے دیکھتے ہی کہنے لگا "پھر اس دن کون جیتا" میں نے کہا۔ ہار نے جیتنے کا تو سوال نہیں ہے تم نے آخر ساری گفتگو سنی ہی ہو گی سو اب تم بتاؤ کہ

کہ تمہارے تاثرات کیا ہیں۔ اور اس کے بعد دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ پریس اور اخبار کے دوسرے کارکن بھی دلچسپی لیتے رہے

آئندہ اتوار ایک اور پادری صاحب کا لیکچر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس دن بھی اسلام کا بول بالا ہو اور عیسائیت کا کھوکھلا پن پہلے سے بھی زیادہ نمایاں ہو کر رہے۔ آمین

احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن طریق پر دین کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ صفحہ ۴

کہ ایک دفعہ جب آپ کی لڑکی فوت ہوئی۔ اور گاؤں کی عورتیں افسوس کے لئے ان کے ہاں جمع ہوئیں تو آپ کی اہلیہ صاحبہ نے صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور عورتوں کو اونچی آواز سے رونے سے یہ کہکر منع کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واویلا کرنے سے منع کیا ہے۔ اور کہا جب میں جسے سب سے زیادہ صدمہ پہنچا ہے۔ واویلا نہیں کرتی۔ تو آپ کیوں کرتی ہیں۔ بیوی اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے قادیان میں اپنا مکان بنوایا تھا۔ اور ان کو قادیان میں چھوڑ کر ملازمت سے ریٹائرڈ ہونے سے کافی عرصہ خود اکیلے تکلیف میں رہ کر گذارہ کیا۔ اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو قادیان میں تعلیم دلوائی۔ اور ملازمت سے ریٹائر ہونے سے کافی عرصہ خود اکیلے تکلیف میں رہ کر گذارہ کیا اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو قادیان میں تعلیم دلوائی۔ اور ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد خود بھی قادیان میں رہائش اختیار کی اور سلسلہ کی خدمت کے شوق سے انجمن کے دفاتر میں ملازمت اختیار کر لی۔ اور جب تک قادیان میں رہے

اپنے محلہ کی انجمن کے عہدیدار رہے۔ دینی خدمت کا اس قدر شوق تھا کہ باوجود پیرانہ سالی کے جلسہ سالانہ پر ہمیشہ کوئی نہ کوئی کام اپنے ذمہ لے لیتے۔ اور آنے والے مہمانوں کی پوری تندہی سے خدمت کرتے۔ منشی صاحب موصوف مورخہ ۲/۱۱/۴۹ کو فالج کا حملہ ہونے سے بمقام کراچی اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ انہیں مغفرت کرے اور انہیں اپنے قرب میں جگہ دے انہوں نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ ان کا لڑکا عزیز عبد القادر واقف زندگی ہے اور لڑکیاں موضع شیخ پور ضلع گجرات کے ایک نیک گھرانے میں شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر کی توفیق عطا کرے اور اپنے نیک باپ کے نمونہ پر چلنے کی سعادت نصیب کرے آمین

اجلاس جناب ملک محمد حمید صاحب پی۔ سی۔ ایس فسرال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

عطا محمد ولد نواب قوم جٹ سکنہ جلال پور جٹاں تحصیل گجرات

بنام

نند لال ولد تلسی رام قوم برہمن سکنہ پسرور ضلع سیالکوٹ حال مشرقی پنجاب

دعویٰ فک الرہن آراضی بک رقبہ موضع جلال پور جٹاں

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر آپ سے کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۵۰/۱/۱۶ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۴۹/۱۲/۳۔

دستخط حاکم ...

مہر عدالت

مغربی پنجاب میں جوار باجرہ۔ مکئی اور تل کی فصلیں امید افزا ہیں

لاہور ۷ جنوری ڈائریکٹر محکمہ زراعت مغربی پنجاب نے صوبہ میں سال ۱۹۴۹ء کے فصلات جوار باجرہ۔ مکئی۔ تل اور نیشکر کے متعلق خوشگوار اندازے کی رپورٹ کا ہے خریف ۱۹۴۹ء کی فصل جوار کے پہلے اندازے سے ظاہر ہے کہ جولائی ۱۹۴۹ء کے اواخر میں جوار کے زیر کاشت کل رقبہ کا اندازہ ۳۰۰ ۸ ۸ ۲ ایکڑ تھا۔ جو پچھلے سال کے مقابلہ میں ۱۰ فیصدی زیادہ ہے۔ آئندہ رقبہ میں مزید اضافہ کی توقع ہے۔ کیونکہ جب موجودہ اندازہ تیار کیا جا رہا تھا۔ تو بعض ضلعوں میں تخم ریزی کا کام شروع ہو چکا تھا۔

فصل باجرہ کے زیر کاشت کل رقبہ کا تخمینہ ۹۰۰ ۳، ۱۲ ایکڑ لگایا گیا ہے۔ جو پچھلے سال کی پیشگوئی اور اصل رقبہ کی نسبت علی الترتیب ۱۰ اور ۷ فی صدی زیادہ ہے۔ بیج بونے کے وقت کافی بارشیں ہونے کی وجہ سے رقبہ میں بیشی ہوئی ہے۔ مذکورہ فصل کی حالت اچھی بتائی جاتی ہے

فصل مکئی کے زیر کاشت کل رقبہ کا تخمینہ ۵۱۳۰۰ ۴ ایکڑ لگایا گیا ہے۔ جس میں پچھلے سال کی پیشگوئی اور اصل رقبہ کے مقابلہ میں علی الترتیب ۸ اور ۷ فی صدی اضافہ پایا جاتا ہے۔ جولائی ۱۹۴۹ء میں بارشیں کھڑی فصل کے لئے مفید ثابت ہوئی ہیں۔

فصل تل کے اندازے کے مطابق فصل کے زیر کاشت کل رقبہ کا اندازہ ۳۲۱۰۰ ایکڑ لگایا گیا ہے۔ جس سے پچھلے سال کے اصل رقبہ کے مقابلہ میں ۳۳ فیصدی اضافہ کا پتہ ملتا ہے۔

مغربی پنجاب میں فصل نیشکر بابت سال ۱۹۴۹ء کی دوسرے اندازے سے ظاہر ہے کہ ستمبر ۱۹۴۹ء کے اواخر میں تخمینہ شدہ رقبہ ۲۷۰۰۰ ۳ ایکڑ تھا اور اس کے بالمقابل پہلی پیشگوئی میں ۹۰۰ ۲۴ ۳ ایکڑ کا اندازہ لگایا گیا تھا۔ رقبہ کا موجودہ تخمینہ پچھلے سال کی پیشگوئی اور اصل رقبہ کے مقابلہ میں علی الترتیب ۱۶ فی صدی اور ۸ فی صدی زیادہ ہے۔ فصل کی موجودہ حالت عام طور پر معمول سے بہتر بتائی جاتی ہے۔

معصوم بچے کفر و الحاد کی لپیٹ میں

کمیونسٹ لوگ اسکول کے ننھے ننھے معصوم بچوں کے دماغ پر کفر والحاد کے نقش کیسے جماتے ہیں ان کی تازہ مثال آپ کو مندرجہ ذیل واقعہ سے ملے گی جو پراگ سے موصول ہوئی ہے۔

پراگ کے قریب ہی ایک قصبہ میں بچوں کا ایک اسکول ہے جہاں پڑھائی شروع ہونے سے قبل ہر روز دعا ہوتی ہے۔ ایک روز اسکول کے بچوں نے قطعی خلاف معمول دیکھا کہ استانی صاحبہ کی میز پر دو بڑے بڑے ڈبے رکھے ہوئے ہیں۔ بچے تو آپ جانتے ہی ہیں۔ کیسے متجسس ہوتے ہیں۔ لہذا انہوں نے پوچھ ہی لیا کہ استانی صاحبہ یہ ڈبے کیسے ہیں۔ انہیں بتایا گیا کہ یہ دو ڈبے ہیں۔ جن میں سے ایک خدا کا ہے اور دوسرا اسٹالین کا۔ پھر استانی نے بچوں سے کہا کہ آؤ سب مل کر خدا سے دعائیں مانگیں کہ اس ڈبے کو چاکلیٹ سے بھر دے بچوں نے خوب زور شور سے اور گڑگڑا گڑگڑا کر دعائیں مانگیں اور جب ڈبہ کھلا تو کیا دیکھا کہ خالی پڑا ہے۔ غرضیکہ بچے مایوس ہوئے۔ پھر دوسرا طریقہ اسٹالین والے ڈبے کے ساتھ اختیار کیا گیا اور جب وہ کھلا تو بچوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا۔ مقدس باپ اسٹالین کا ڈبہ چاکلیٹ سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

ٹریڈ یونین کے فنڈ میں غبن کی وارداتیں

ماسکو کے روزنامہ اخبار "ٹروڈ" نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں وہاں کی ٹریڈ یونینوں کے فنڈ میں غبن کی وارداتوں پر بڑی سخت نکتہ چینی کی ہے اور خائنوں کو بہت جھاڑا ہے اس نے لکھا ہے کہ اگرچہ کچھ ٹریڈ یونینوں نے کافی ایمانداری سے کام کیا ہے اور اپنے حسابات بھی صاف رکھے ہیں۔ لیکن اکثر جن میں شکر باز صنعت کی ٹریڈ یونین کی مرکزی کمیٹی بھی شامل ہے اپنے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خوب ہاتھ رنگ رہی ہیں۔ گذشتہ سال کے نصف اول میں اس یونین کو مختلف جگہوں پر لیکچر دلوانے کی غرض سے باون ہزار اسینہ گرما کرانے کی غرض سے اڑتالیس ہزار اور والنٹیروں کی تربیت کے لئے ایک لاکھ اٹھانوے ہزار روبل دیئے گئے تھے۔ لیکن تفتیش سے معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک دھیلا بھی خرچ نہیں کیا گیا اور تمام کا تمام خورد برد کر دیا گیا۔ نہ صرف یہ بلکہ انتظامی امور کے لئے جو فنڈ الگ ملا تھا۔ اس میں بھی بمشکل پچاس فی صدی خرچ ہوا اور باقی کے متعلق ابھی تک نہیں معلوم کہ کیا ہوا اور کہاں گیا

عرب پناہ گزینوں کے لئے آرچ بشپ کی اپیل

پیرس ۷ جنوری۔ ایکسم پرودنس کے آرچ بشپ نے جو ابھی فلسطین سے واپس آئے ہیں فرانسیسیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ عرب پناہ گزینوں خصوصاً خصوصاً جو بیت اللحم میں مقیم ہیں۔ کی زیادہ سے زیادہ امداد کریں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible]

کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کرنا اشتراکیت کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے

لندن ۷ جنوری۔ کل کی اخباری کانفرنس میں برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان سے جب یہ پوچھا گیا کہ برطانیہ کے اشتراکی چین کو تسلیم کرنے کا مسئلہ کولمبو کانفرنس میں مباحثہ کے لئے کیوں نہیں پیش کیا گیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ اس سلسلہ میں دو مہینوں تک دولت مشترکہ کے تمام ارکان سے تفصیلی گفتگو ہو چکی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ "ہم ایک دوسرے کے نقطہائے نظر سے بخوبی واقف ہو چکے ہیں"۔

یہاں اس امر پر زور دیا جا رہا ہے کہ کولمبو کانفرنس فیصلے کرنے والی نشست نہیں ہے بلکہ باہمی مذاکرات کے لئے ایک قسم کی گول میز کانفرنس ہے۔ یہ بات متفقہ طور پر مان لی گئی ہے کہ دولت مشترکہ کا ہر ملک اپنی مخصوص حالت کی روشنی میں نئی چینی حکومت کو تسلیم کرنے کا فیصلہ مناسب وقت پر انفرادی طور پر کرے۔ یہ بات بھی یہاں واضح کر دی گئی ہے کہ دولت مشترکہ کا نئی چینی حکومت کو تسلیم کر لینا کسی طرح بھی چینی اشتراکیت کو تسلیم کرنے کے مترادف نہیں ہے۔ بلکہ یہ صرف اس واقعہ کا اعتراف ہے کہ اب چین پر قبضہ اور اقتدار نئی حکومت کا ہے

دفتر خارجہ کے ترجمان سے جب یہ پوچھا گیا کہ فارموسا برطانیہ کے کیا تعلقات ہوں گے تو انہوں نے بتایا کہ وہاں مقیم برطانوی قونصل حسب سابق مقامی حکام کے ذریعہ برطانوی مفاد کی نگرانی کریں گے۔ اس کا مطلب ہے۔ کہ برطانیہ نے ابھی چینی حکومت کو تسلیم نہیں کیا تھا اور اشتراکی اقتدار ابھی فارموسا تک نہیں پہنچا تھا۔

لندن میں متعین سابق چینی سفیر ڈاکٹر چنگ مِن ہی کو نجی شہری سمجھا جائے گا اور جب تک ان کی خواہش ہو گی انہیں برطانیہ میں ٹھہرنے کی اجازت رہے گی۔ اس سلسلہ میں یہ بتایا جاتا ہے کہ انہیں پناہ ڈھونڈنے کا وہی حق حاصل ہے۔ جو ان حالتوں میں دوسرے افراد کو پہلے حاصل رہا ہے۔ (اسٹار)

اشتراکیت کا مقابلہ طاقت سے نہیں کیا جا سکتا "ٹریبیون"

لندن ۷ جنوری۔ بائیں بازو کا اخبار "ٹریبیون" کولمبو کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ مقام کا انتخاب بہت ہی مناسب ہوا ہے "اقوام متحدہ میں شریک ہونے کی لنکا کی کوشش کو سوویٹ یونین مسلسل مسترد کرتا رہا ہے۔ دولت مشترکہ نے مکمل اور مساوی شریک ماننے کا عام اعلان کر کے ان کو جواب دیا ہے"

"ٹریبیون" نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ دولت مشترکہ کی کانفرنس "مشترک پالیسی کی بجائے مسائل کا مشترکہ تجزیہ کرے گی۔ نتیجہ کے طور پر ایک متحدہ رویہ پیدا ہو جائے گا۔ جو اگرچہ ارکان پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں کرے گا لیکن ان کے آئندہ اقدام ایک ربط اور ہم آہنگی پیدا کر دے گا۔ جنوب مشرقی ایشیا میں اشتراکیت کے وسیع پر گمان ہے کہ عام رجحان یہ ہو گا کہ قوت سے مقابلہ کرنے کے بجائے پست ماندہ افراد اور اقوام کو مادی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔

"ٹریبیون کا یہ بھی خیال ہے کہ برطانیہ نے اس امر پر رضامندی کا اظہار کر کے کہ اس علاقہ کے چار ممالک خود مختار ہو جائیں جمہوریت پر سخت ضرب لگائی ہے۔ (اسٹار)

صحہ کہ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ "صرف خیرات کافی نہیں ہے۔ بیت اللحم کے عرب خیرات سے زیادہ کام کے متلاشی ہیں" انہوں نے کہا کہ وہ اس مقدس سرزمین میں شدید پریشان حالی کے اثرات لے کر واپس آئے ہیں (اسٹار)

قائد اعظم میموریل فنڈ کے لئے اپیل

منٹگمری ۷ جنوری قائد اعظم میموریل فنڈ کے پہلے اجلاس میں جو مسٹر ایس ایم رشید ڈپٹی کمشنر منٹگمری کی صدارت میں ۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء کو منعقد ہوا ایک ضلع کمیٹی مرتب کی گئی تھی جو ڈسٹرکٹ اینڈ سٹی مسلم لیگ زمینداروں اور تجارت پیشہ اصحاب کے نمائندگان پر مشتمل ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب اس کمیٹی کے اغراض و مقاصد کی تشریح کرتے ہوئے قوم کے باپ اور پاکستان کے معمار حضرت قائد اعظم کی یادگار میں دل کھول کر چندہ دینے کی اپیل کی۔ ضلع کی مختلف تحصیلوں کے ذمہ ضلع کا میموریل فنڈ میں حصہ تفویض کیا گیا اور اجلاس میں شریک سرکاری ملازمین نے اپنی تنخواہ اور الاؤنس کا پانچ فی صد اس کار عظیم کے لئے بطور چندہ دینے کی پیشکش کی۔ اجلاس میں یہ بھی طے پایا کہ ہر تحصیل کے ہیڈ کوارٹر اور تھانہ پر تمام جلسے کر کے اس مقصد کے لئے فنڈ اکٹھا کیا جائے۔